سوال

(30)حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مندرجہ ذیل دوحکایتیں جن کو بعض مصنفین اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کسی معتبر روایت سے ثابت ہیں : (1) حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کے لیے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کوزمین میں بھیجا کہ مٹی لادے وہ جب زمین میں آیا ۔ مٹی کہنے لگی کہ مجھے مت لے جاؤ، کیوں کہ اللہ تعالی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کو بنائے گ   اوران کی اولاد گناہ کرے گی اس کی وجہ سے اللہ تعالی اس کو جہنم میں ڈالے گا اس میں مجھے تکلیف ہوگی ۔ اسی طرح تین فرشتے آئے اور سب کے سب واپس گئے ۔ ان کے بعد عزرائیل علیہ السلام آئے اور مٹی لے گئے کیوں کہ ان کے دل میں رحم کم ہے ۔ (2) حضرت آدم علیہ السلام کی شادی کرانے کے لیے اللہ خطیب اور فرشتے گواہ ہوئے تھے ۔ عبدالستارمالدہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

پہلی حکایت حسب ذیل کتابوں میں معمولی اختلاف اورفرق اورتفاوت کے ساتھ مطول قصہ کے ضمن میں مذکورہے ۔

(1) تفسیرفتح العزیزللشاہ عبدالعزیزالدہلوي 1/199،

(2) تفسیرروح البیان ،

(3) تفسیرخازن 1/49 (عن وہب بن منبہ التابعی قولہ) ،

(4) سعیدبن منصور،

(5) ابن المنذر،

(6) ابن ابی حاتم ، (عن ابی ہریرۃ االصحابی موقوفا علیہ) ،

(7) ابن جریر،

(8) وکتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص:261،

(9) وابن عساکر، (عن ابن مسعود وعن ناس من الصحابۃ موقوفا علیھم)،

(10) أبوالشیخ بسند صحیح (عن ابن زید مرفوعا)،

(11) تفسیر درمنثور للسیوطی 1/115،

(12) تفسیر السدي ، (عن ابی مالک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ عن ابن مسعود وعن أناس من الصحابۃ مطولا موقوفا علیھم).

قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ 99/1 بعد ذکرہ: ''فھذا الإسناد إلی ھولآء الصحابۃ مشھور فی تفسیر السدي، ویقع فیہ اسرائیلیات کثیرۃ، فلعل بعضھا مدرج، لیس من الکلام الصحابۃ، أو أنھم أخذوہ من بعض الکتب المتقدمۃ، واللہ اعلم،، انتھی.

میرے نزدیک یہ حکایت اسرائیلیات سے مأخوذ ہے اورچوں کہ قرآن و صحیح احادیث میں اس کے تفصیل سے سکوت ہے اوران دونوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے نہ تکذیب۔ اس لیے ہم نہ اس کی تکذیب کریں گے اورنہ تصدیق۔ فلانؤمن بہ ولانکذبہ

دوسری حکایت تفسیر فتح العزیز 1 217 میں یوں ذکر فرمائی ہے: ''حضرت آدم علیہ السلام دوبارہ محمد ﷺ وآلہ درود فرستادند وفرشتگان گواہ شدند وعقد ونکاح درمیان ایں ہر دو منعقد گشت،،۔ یہ حکایت بھی اسرائیلیات سے ماخوذ ہے۔ کاش ہمارے مفسرین اپنی تفسیروں کو ان اسرائیلیات سے محفوظ رکھتے کہ ان اسرائیلی تفصیلات سے اسلام کوکوئی فائدہ نہیں پہنچا اورنہ قرآن کی کوئی صحیح خدمت ہوئی۔

(محدث دہلی ج:9ش:12 ربیع الاول 1361 اپریل 1942ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 100

محدث فتویٰ